"اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَہ"

(یقیناً بعض اَشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔)

مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت

وَأَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ	وَأَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ	کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ
تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں	کبھی تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا	تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

ذکرِ خدا کرے اور ذکرِ مصطفی نا کرے	میرے منہ میں ایسی زباں ہو خدا نا کرے

مؤلف: ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ

(ایم فِل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی، ایم اے اردو، درس نظامی، وفاق المدارس فاضل عربی، بی ایڈ
خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی، ناظم نشر واشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ)

ناشر: شعبہ نشر واشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ

فہرست مضامین

اظہار تشکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، من يهد الله فلا مضلّ له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (102) [آل عمران: 102] .يا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْها زَوْجَها وَبَثَّ مِنْهُما رِجالًا كَثِيراً وَنِساءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسائَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحامَ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً (1) [النساء: 1] .يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيداً (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فازَ فَوْزاً عَظِيماً (71) [الأحزاب: 70- 71] .أما بعد،

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے بے شمار نعمتوں کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کے شوق سے نوازا اور پھر مجھے اس قابل کیا کہ میں یہ تحقیقی کتابچہ لکھنے میں کامیاب ہو گیا (الحمد للہ)۔ اس کے بعد میں اپنے مرحوم والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنھوں نے مجھے پڑھایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ میں اپنی اس تحقیقی کاوش کو اعتراف بالجمیل کے طور پر اپنے مرحوم والدین کے نام کرتا ہوں جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ (**اللهم اغفر لهما وارحمهما وادخلهما جنه الفردوس آمين يا رب العالمين**)

والدین کے ساتھ ساتھ میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی ممنون ہوں کہ جن کے چشمۂ علم سے میں فیض یاب ہو کر میں اس طریق سے دین کی خدمت کے قابل ہوا۔ لہذا میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی محنتیں اور دعائیں شامل حال رہیں۔ (جزاھما اللہ عنی خیر الجزاء)

میں ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو میرے لیے دعا گو رہے اور جنھوں نے اس کتابچہ کی اشاعت میں معاونت کی۔ میں اپنے چچا محترم محمد عظیم صاحب، محترم ڈاکٹر طیب محمود عالم صاحب صدر جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی، جناب محمد وقاص یوسف صاحب مغل آف الہ آباد وزیر آباد، جناب شکیل بھٹہ صاحب آف الہ آباد وزیر آباد، جناب الحاج محمد اسلم بھٹہ صاحب آف الہ آباد وزیر آباد جناب محمد نعیم صاحب مغل آف الہ آباد وزیر آباد، حافظ محمد حسیب صاحب آف اگوکی مدینہ ہوٹل والے ، جناب حاجی غلام حیدر صاحب آف تلواڑہ راجپوتاں، جناب اعزاز شاہد صاحب، جناب عدیل صاحب مغل اور اپنے چھوٹے بھائی محمد مدثر مغل وغیرہ اِن سب معاونین کا ممنون ہوں جنہوں نے میری تمام تالیفات کی اشاعت میں مالی معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتابچہ کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین.

احقر العباد الی اللہ حافظ نثار مصطفی

ناظم نشرواشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع سیالکوٹ

ایں سعادت بزور بازو نیست تانا بخشد خدائے بخشندہ

ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی (عرف حافظ سہیل) جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی کے سابقہ طالب علم ہیں۔ انہوں نے اس مسجد سے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور بفضل اللہ اب اسی مسجد میں بطورِ خطیب دین اسلام کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ یہ ایک پی ایچ ڈی سکالر ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ قرآن و تفسیر کے طالب علم کے طور پر اب کا مقالہ (بنام: " قرآنی قسموں کی معنویت") Evaluation کے لیے جمع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں کامیابی سے ہم کنار فرمائے۔

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام پر لکھنے کی خاص توفیق بخشی ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر انہوں نے چند کتب تحریر کیں۔ اللہ تعالی ہم سب کی مساعی قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ڈاکٹر حافظ طیب محمود عالم صدر جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی سیالکوٹ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نعت گوئی میں خصوصیت اور مقام و مرتبہ

اس ضمن میں صرف ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں:

"نبی کریم ﷺ مسجد میں حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھا کرتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی بابت فخر یہ کلام پڑھتے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے (روای کو شک ہے (کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ساتھ حسان کی اس وقت تک تائید فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی بابت فخر یہ کلام پڑھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ دفاع کرتے تھے۔ " (دیکھیں حوالہ نمبر 6 مقالہ ھذا)

اس مختصر سی کتاب میں مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا تعارف اور ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب احباب کے اس عمل کو قبول فرمائے آمین

حافظ عبد الرحمان صدیقی آف تلواڑہ راجپوتاں

حرفِ چند

اس کتابچہ کے مؤلف ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی (میرے بڑے بھائی) خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی، ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہیں اللہ تعالی نے یہ توفیق خاص بخشی کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام پر چند علمی و تحقیقی تالیفات رقم طراز کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1-"صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نعتیہ کلام بطورِ ماخذ سیرتِ طیبہ "

اس تحقیقی مقالہ میں 83 سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام کو سیرتِ طیبہ کے ماخذ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، ان نعت خواں صحابہ کا مختصر تعارف، شعر و نعت کی شرعی حیثیت اور جاہلی و اسلامی ادوار کی شاعری کی خصوصیات و فرق بیان کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ کا قدرے تفصیل سے تعارف درج ذیل ہے:

یہ کتاب: مقدمہ، چار ابواب، نتائج تحقیق، سفارشات اور فہارس پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں موضوعِ تحقیق کا تعارف و اہمیت، موضوع تحقیق کا بنیادی مسئلہ،۔۔۔، تحقیق کے مقاصد اسلوبِ تحقیق، زیرِ تحقیق موضوعِ مقالہ کی سابقہ کام کی روشنی میں افادیت کو پیش کیا گیا ہے۔

بابِ اول میں شعر و نعت کا مفہوم اور شرعی حیثیت، قبل از اسلام عربی شاعری اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنھم) قرن اول) میں شاعری کو بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم میں عشرہ مبشرہ اصحابِ بدر میں سے نعت خواں صحابہ رضی اللہ عنھم کے ساتھ دوسرے نعت خواں صحابہ رضی اللہ عنھم کا بھی تعارُف پیش کیا گیا ہے۔

باب سوم میں ذاتِ رسول ﷺ کے اخلاقیات اور شمائل و خصائل نبوی ﷺ اور غزوات و شجاعتِ رسول ﷺ کو اشعارِ صحابہ اور مراثیِ صحابہ رضی اللہ عنھم (نبی کریم ﷺ کی ملا اعلی کی طرف رحلت کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنھم کی کہی گئی نعتوں) کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم میں کتب تفاسیر، کتبِ سِیَر و تعارفِ صحابہ کرام] اور کتبِ تواریخ میں صحابہ کرام] کے نعتیہ کلام اور سید نا حسان رضی اللہ عنہ کے نعتیہ کلام سے نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر اشتہاد کیا گیا ہے۔ نتائج تحقیق و سفارشات میں اس موضوع پر اب تک حاصل ہونے والے نتائج اور ان نتائج کی روشنی میں سفارشات مرتب کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مقدمہ میں اُٹھائے گئے مسئلے کا جواب دیا گیا ہے اور نیز مقدمہ میں قائم کیے گئے فرضیات میں سے درست فرضیے کی نشان دہی کی گئی ہے۔ نیز مقالے میں حوالے کے طور پر آنے والی قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ، اہم مصطلاحات، شعرا اور موضوعات کی فہارس بھی مرتب کی گئی ہیں۔

2- "صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی وفات ورحلت رسول ﷺ کے موقع پر کہی گئی نعتوں میں موجود نقوش سیرت"

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا جسد اطہر آپ ﷺ کی قبر مبارک میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ و مصون رہے گا۔ تمام مسلمان آپ ﷺ پر جو درود و سلام بھیجتے ہیں ملائکہ (فرشتے جو کہ من جانب اللہ مامور ہیں اور ان کی یہ ذمہ داری ہے۔) آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اس مختصر سی تالیف میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ان نعتوں کو تحریر کیا گیا ہے، جو انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کی رحلت اور وفات کے موقع پر کہیں۔ جہاں مخصوص موقع پر کہی گئیں یہ نعتیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ذات رسول ﷺ کے ساتھ والہانہ جذبات، بے پناہ عقیدت، از حد اُلفت، بے حد و حساب اُنس و محبت اور فراق رسول ﷺ کے ناقابل بیان غم و اندوہ کے اظہار و بیان پر مشتمل ہیں وہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی یہ نعتیں سیرت طیبہ کے جواہر و لآلی سے مرصع ہیں۔
(یہ کتاب تقریباً 57 صفحات پر مشتمل ہے)

3- مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت

اس کتابچہ میں مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا تعارف اور ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کرنے کی سعی مقدور کی گئی ہے۔ (موجودہ کتابچہ)

4-صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنھُم کے نعتیہ کلام کی روشنی میں اخلاقیات اور شمائل وخصائل نبوی ﷺ (یہ کتابچہ زیر طبع ہے)

اس مختصر سے تحقیقی کتابچہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے شمائل، اخلاقیات اور خصائل بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالی حافظ صاحب اور ان کے جملہ معاونین مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کے مرکزی قائدین جناب فیصل افضل شیخ صاحب صدر اہل حدیث پاکستان، جناب ملک محمد منیر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ،، مفتی کفایت اللہ شاکر صاحب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ اور قاری محمد الیاس صاحب مرکزی راہنما مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کے بھی ممنون ہیں جو دین اسلام کی خدمت میں پیش پیش ہیں اور ہمارے شانہ بشانہ ہیں۔ اللہ تعالی ان سب احباب کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

قاری وحید الرحمان ربانی آف اگوکی سیالکوٹ

مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت

مقدمہ

تعارف

نعت کے باب میں یہ منفرد مفید تحقیق ہے۔ جس میں مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا تعارف اور ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کرنے کی سعی مقدور کی گئی ہے۔

اہمیت وضرورت

اس تحقیق میں ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مندرج کلام نعت کے باب میں ہر قسم کی فرقہ واریت سے مبرا ہے۔بلاشبہ نعت گوئی ایک ایسا عمل ہے، جس کو رسول ﷺ نے پسند فرمایا اور نعت سننا مسنون عمل ہے۔وائے افسوس! جس طرح مسلمِ اُمہ دوسرے بہت سے معاملات میں متفرق ہے بعینہٖ وہ نعت گوئی کے باب میں بھی فرقہ واریت سے مبرہ نہیں۔ بلاشبہ یہ مختصر سی تحقیق مسلمِ اُمہ کو نعت کے باب میں یکجا کرنے کی ایک کاوش ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر نعت گو شعراء، خواہ ان کا تعلق کسی مکتب فکر سے ہو، نعت کے باب میں اپنے نظریات واعتقادات کا مآخذ قرآن، احادیثِ صحیحہ اور مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار کو بنائیں تو یقیناً ساری مسلمِ اُمہ ایسی نعتوں کو نہ صرف قبول کریں گے، بلکہ اس باب میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اور فرقہ واران نفرتیں کم ہوں گی۔

مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ کلام کی شرعی حیثیت

مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے مُختلِف اَوقات اور مَوَاقِع پر نبی کریم ﷺ کی مدح وستایش میں اَشعار کہے۔یقیناًیہ اَشعار نبی کریم ﷺ کی ایسی نعت پر مُشتَمِل ہیں، جو حَقَائق و واقعات کے تَنَاظُر میں مبنی بر حقیقت ہے۔ مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے اَشعار کو زمانی لحاظ سے ہم دواَدوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔عہدِ نبوی ﷺ کے اَشعار۔

2۔بعد از عہدِ نبوی ﷺ کے اشعار۔

اول الذکر عہد کے اشعار حدیثِ تقریر کے زمرہ میں آتے ہیں* جبکہ ثانی الذکر عہد کے اشعار بھی بلا خوفِ تردید حقیقت اور واقعیت کے آئینہ دار اور عکاس ہیں۔ اس مختصر سی تحقیقی کاوش میں دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کی نعتیہ شاعری تخیلاتی اور ماورائی رنگ سے پاک و منزہ ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت کے باعث ان کی شاعری کے موضوعات میں اِصلاحی اور واقعاتی رنگ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے نقوشِ پر انوار بھی بہ کثرت موجود ہیں۔

مقاصد تحقیق

اس مختصر تحقیق کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1- ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا مختصر تعارف پیش کرنا۔

2۔ دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کرنا کہ ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کی نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے۔ ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کی نعتیہ شاعری تخیلاتی، ماورائی اور مبنی بر مبالغہ نہیں ہے یا اس کا مقصد محض ادب برائے ادب نہیں ہے بلکہ جہاں یہ نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے وہاں یہ اپنے اندر سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش سموئے ہوئے ہے۔

3۔ ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کی نعتیہ شاعری میں موجود سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش کو منظم و مرتب صورت میں منصۂ شہود پر لانا تاکہ عوام و خواص اس سے استفادہ کر سکیں۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا تعارف

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت پیش کرنے سے پہلے ذیل میں ان کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا سلسلہ نسب

حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن بن مالک بن النجار سید الشعراء المومنین المويد بروح القدس، ابوالولید۔ ان کی کنیت کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو الحسام تھی الانصاری الخزرجی، البخاری، المدنی، مسل نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عبد الرحمان تھی۔(1)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ شعرائے رسول ﷺ میں سے ہیں

شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی (المتوفی: 748ھ) رَحِمَہُ اللہ نے حسان بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنہ کو سید الشعراء المومنین لکھا ہے۔(2) ابن سیرین رَحِمَہُ اللہ نے کہا ہے کہ حسان بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنہ ،عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہ عَنہ اور کعب بن مالک رَضِیَ اللہ عَنہ رسول اللہ ﷺ کے شعراء ہیں۔ (3) ابن سیرین رحمہ اللہ ہی نے کہا ہے کہ کعب رَضِیَ اللہ عَنہ لڑائیوں کا ذکر کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے یوں کیا اور ہم یوں یا ایسے کرتے ہیں اور انھیں (کفار) کو ڈراتے ہیں۔ شاعرِ رسول حسان بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنہ کفار کے عیوب اور ان کے ایام (لڑائیوں کے دنوں) کا ذکر کرتے ہیں۔ ابن رواحہ رَضِیَ اللہ عَنہ انھیں کفر کی بدولت عار دلاتے ہیں۔(4)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ مدافعِ رسول ﷺ ہیں

سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنھا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سیدنا حسان رَضِیَ اللہ عَنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھتے تھے۔ جس پر سیدنا حسان رَضِیَ اللہ عَنہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اِنَّ اللہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَعَ عَنْ رَسُوْلِ اللہ ﷺ . (جب تک حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے رہیں گے بلاشبہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ساتھ ان کے تائید کرتے رہیں گے۔ ((5)

سیدنا جابر رَضِیَ اللہ عَنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احزاب کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی عزت کا کون دفاع کرے گا؟ کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا میں اور ابن رواحہ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا میں اور حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا میں مسلمانوں کی عزت کا دفاع کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اے حسان! تم ان کی ہجو کرو اور ان کے خلاف روح القدس تمھاری مدد کریں گے۔(6)

ابو عمر نے کہا: ابو الحسن مبرد رَحمہُ اللہ نے کہا کہ جب یہ آیات "والشعراء" * نازل ہوئیں تو حسان، کعب بن مالک اور ابن رواحہ رَضِیَ اللہ عَنہ ھم نبی کریم ﷺ کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی ہیں اور وہ رب تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم شعراء ہیں، پس آپ ﷺ نے کہا: اس کے مابعد کو پڑھ:

{إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ}) مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔) تم وہ ہو، جنھوں نے بعد از مظلومیت انتقام لیا، یعنی تم نے مشرکین پر رد کرکے انتقام لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انتقام لو، نہ کہو مگر حق بات اور آباء و امہات کا ذکر مت کرو۔) پس سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے ابو سفیان کو کہا:

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ	وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
وَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي	لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
أَتَشْتُمُهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ	فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ
لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ	وَبَحْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

(تو نے محمد ﷺ کی ہجو (گستاخی) کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس جواب کی جزا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور بلاشبہ میر اباپ، میری والدہ اور میری عزت و ناموس محمد ﷺ کی عزت و ناموس کا تم سے دفاع کریں گے۔ کیا تو آپ ﷺ کو گالی دیتا ہے؟ حالانکہ تو آپ ﷺ کا ہمسر نہیں۔ تم میں سے جو برا ہے (ابو سفیان) وہ تم میں سے بہتر (نبی کریم ﷺ پر قربان ہو۔ میری زبان ایک ایسی قاطع تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں اور میری بحر کو ڈول مکدر نہیں کرتی۔(7))

"سیدنا کعب رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا: اللہ کے رسول! بے شک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں وہ کچھ کہا ہے جو آپ جانتے ہیں تو اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بے شک مومن اپنی ذات، اپنی زبان اور اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ یقیناً وہ شعر ایسے موثر اور جارح ہے، جیسے: اس نیزے کی نوک جسے تم پھینکتے ہو۔(8)"

وفات

ابن اسحاق نے کہا حسان نے چون سن ہجری میں وفات پائی تھی۔ ہشیم بن عدی اور مدائنی نے کہا چالیس سن ہجری میں وفات پائی ۔ابن سعد نے کہا سیدنا حسان معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہما کے دور میں فوت ہوئے۔ ابن سعد نے کہا دور جاہلیت میں اور دوراسلام دونوں میں ساٹھ ساٹھ سال زندہ رہے۔(9)

مداح رسول سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش

شاعرِ رسول سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے مختصر تعارف کے بعد ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت ذیل میں پیش کیے گئے ہیں چنانچہ اس مختصر تحریر کے مطالعہ سے یہ نتیجہ باسہولت اخذ کیا جاسکتا ہے کہ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار سیرتِ طیبہ کا مستقل، مستند اور معتبر ماخذ ہیں۔

پیارے رسول کریم ﷺ بطور: بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا :

نَصَرْنَا بِهَا خَيْرَ الْبَرِيَّه كُلِّهَا	اِمَامًا وَّوَقَّرْنَا الْكِتَابَ الْمُنَزَّلَا
نَصَرْنَا وَآوَيْنَا وَقَوَّمَ ضَرْبُنَا	لَه بِالسُّيُوْفِ مَيْلَ مَنْ كَانَ أَمْيَلَا

(ہم نے دنیا کے بہترین انسان حضرت محمد ﷺ کی مدد کا اعزاز حاصل کیا جو کہ انسانیت کے امام ہیں۔ ہم نے قرآن مجید کی تعظیم کی اور اس پر ایمان لائے۔ ہم نے ان کی نصرت کی۔ انھیں اپنے پاس ٹھہرایا اور ہماری تلواروں نے ان کو قوت بخشی۔(10))

نقوش سیرت

جناب محمد ﷺ بہترین انسان اور انسانیت کے امام ہیں چونکہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول اور قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے اس لیے انصار مدینہ نے نبی کریم ﷺ کی ہر طرح سے مدد کی ہے۔

واقعہ افک کے بعد حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی مدح سرائی کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے ان اشعار میں انھوں نے واقعہ افک کے حوالے سے اپنی غلطی کا اظہار کرتے ہوئے اظہار معذرت کیا ہے:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ	وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
حَلِيلَةُ خَيْرِ النَّاسِ دِينًا وَمَنْصِبًا	نَبِيِّ الْهُدَى وَالْمَكْرُمَاتِ الْفَوَاضِلِ
عَقِيلَةُ حَيٍّ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ	كِرَامِ الْمَسَاعِي مَجْدُهَا غَيْرُ زَائِلِ
مُهَذَّبَةٌ قَدْ طَيَّبَ اللَّهُ خِيمَهَا	وَطَهَّرَهَا مِنْ كُلِّ شَيْنٍ وَبَاطِلِ
فَإِنْ كَانَ مَا بُلِّغْتِ أَنِّي قُلْتُهُ	فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إِلَيَّ أَنَامِلِي
فَكَيْفَ وَوُدِّي مَا حَيِيتُ وَنُصْرَتِي	لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ زَيْنِ المحافل

له رتب عال على النَّاسِ فَضْلُهَا	تَقَاصَرُ عَنْهَا سَوْرَةُ الْمُتطَاوِلِ(11)

(وہ (صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) پاک دامن ہیں، سنجیدہ اور باوقار ہیں، آپ ﷺ کا کردار ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ومنزہ ہے۔ پاکدامن لوگوں کی عزتیں ان ہیں کی بدولت محفوظ ہیں، دین ومنصب کے اعتبار سے لوگوں میں سے بہترین ہستی(پیارے نبی کریم ﷺ)کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنھا ہدایت اور بہترین مراتب والے نبی ﷺ کی اہلیہ ہیں۔ لوی بن غالب کے ایک قبیلہ کی (صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) ایک معزز خاتون ہیں۔ وہ(صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) بزرگی وبرتری والے افعال سرانجام دیتی ہیں اور ان کی رفعت شان کبھی ختم نہ ہوگی۔ اعلی اخلاق آپ رضی اللہ عنھا کی فطرت میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنھا کی طبیعت کو پاکیزہ بنایاہے اور انھیں ہر بری اور نامناسب بات سے پاک کیاہے۔ اگر میں آئندہ ایسی بات کہوں جو میرے بارے میں انھیں پہنچائی گئی ہے تو میرے ہاتھ شل ہوجائیں یا میں ہلاک ہوجاؤں۔ میں اس بات کا عقیدہ کیسے رکھ سکتاہوں؟ حالانکہ میں نے یہ فیصلہ کیاہے کہ جب تک زندہ ہوں میری محبت اور نصرت مجلسوں کو زینت بخشنے والے جناب محمد ﷺ کی آل کے لیے خاص رہے گی۔ آپ ﷺ تمام لوگوں سے اعلیٰ مرتبہ والے ہیں اور ان درجات کو حاصل کرچکے ہیں کہ بھرپور کوشش کرنے والا بھی انہیں نہیں پاسکتا۔)

نقوش سیرت

نبی کریم ﷺ دین ومنصب کے لحاظ سے سب سے افضل سرچشمہ ہدایت مراتب عالیہ کے مالک، زینت مجالس اور ایسے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں کہ جنھیں کوئی شخص بھی حاصل نہیں کرسکتاہے۔

پیارے رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ حسین

ثناءخوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَأَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِیْ	وَأَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ	كَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(اور (اے نبی ﷺ) آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے کبھی جنا ہی نہیں۔ آپ ﷺ ہر عیب سے پاک جنے گئے ہیں۔ گویا کہ آپ ﷺ یقیناًویسے پیدا کیے گئے جیسے آپ چاہتے تھے۔(12))

کسی شاعر نے سید نا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ کے ان اشعار کا ترجمہ شعر میں اس طرح کیاہے:

تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں	کبھی تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا	تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

نقوشِ سیرت

آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین و جمیل اور خوبرو و خوبصورت ہیں آپ ﷺ ہر عیب و نقص سے منزہ اور مطہر ہیں۔

پیارے رسول کریم ﷺ بطور رسول صادق اور خاتم النبیین

ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

شَھِدتُّ بِاِذْنِ اللہِ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ	الَّذِیْ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ مِنْ عَلِ
وَاَنَّ اَبَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی کِلَاھُمَا	لَہٗ عَمَلٌ فِیْ دِیْنِہٖ مُتَقَبَّلٌ

(میں اللہ کے حکم سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ ابو یحیٰ اور عیسٰی علیہما السلام کا عمل حضور ﷺ کے دین میں قابل قبول ہے۔(13))

نقوشِ سیرت

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں سابقہ انبیاء جیسے جناب عیسی اور ابو یحیٰ کی دینی مساعی بارگاہ رب ارض و سماء میں مقبول ہیں۔

ثناء خوان رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا :

اَغَرُّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ	مِنَ اللّٰہِ مَشْھُوْدٌ یَّلُوْحُ وَیُشْھَدُ
وَضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلَی اسْمِہٖ	اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِی الْخَمْسِ اَشْھَدُ
وَشَقَّ لَہٗ مِنَ اسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ	فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدٌ
نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ یَاْسٍ وَّفَتْرَۃٍ	مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوْثَانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ
فَاَمْسٰی سِرَاجًا مُّنِیْرًا وَّھَادِیًا	یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمُھَنَّدُ
وَاَنْذَرَنَا نَارًا وَّبَشَّرَ جَنَّۃً	وَعَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰہَ نَحْمَدُ

(آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مہر نبوت تاباں و درخشاں ہے جس کی گواہی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ جسے مؤذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی

عزت میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام مشتق کیا ہے۔ پس عرش کا مالک ''محمود'' ہے۔ اور آپ ﷺ'' محمد'' ہیں۔ ہمارے پاس نا امیدی اور سلسلہ نبوت کے طویل وقفے کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ﷺ تشریف لائے اور حال یہ تھا کہ زمین میں بتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ آپ ﷺ ایک روشن چراغ اور ھادی بن کر آئے۔ آپ ﷺ ایسے درخشاں تھے جیسے کہ ہندی تلوار چمکتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں آگ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام سکھایا بس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔(14))

نقوش سیرت

مہر نبوت آپ ﷺ کی صداقت و حقانیت کی واضح گواہی ہے۔ عموریہ کے پادری نے اپنے انتقال کے وقت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنہ کو مستقبل کی رہنمائی ان الفاظ میں دی ہے۔ اب اس نبی ﷺ کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جو ریگستان عرب سے اٹھ کر دین ابراھیم کو زندہ کرے گا اور کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا اس کی علامات یہ ہیں کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا اور صدقہ اپنے لیے حرام سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی اگر اس سے مل سکو تو ضرور ملنا۔ جب سیدنا سلمان رَضِیَ اللہُ عَنہ مدینہ آئے تو آپ نے حضور پاک میں ان تینوں علامات کا مشاہدہ کیا اور پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔(1) اللہ تعالیٰ نے اذان میں اپنے نام کے ساتھ جناب محمد ﷺ کے نام کو ضم کیا ہے جو کہ آپ ﷺ کے علو مرتبہ کی واضح دلیل ہے ذات کبریاء محمود اور آپ ﷺ کی ذات ''محمد ''ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی بھی آپ ﷺ کی رفعت شان کا غماز ہے۔ انبیاء ورسل کی بعثت میں طویل وقفہ کے باعث انسانیت ہدایت سے مایوس ہو چکی تھی اور پرستش اصنام میں محو ہو چکی تھی اس مایوسی اور ضلالت کے عالم میں آپ ہدایت کا راستہ دکھانے والے بن کر تشریف لائے اور لوگوں کی مایوس کو ختم کر کے انھیں امید کی کئی کرنیں دکھائیں۔

سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ بطور جان نثارِ نبی کریم ﷺ

مُحَمَّدٌ تُفْدِ نَفْسَکَ کُلُّ نَفْسٍ	اِذَا مَاخِفْتَ مِنْ شَیْئٍ تَبَالًا (15)

(محمد ﷺ آپ کے نفس پر ہر نفس قربان ہو جب آپ ﷺ کو کسی چیز سے نقصان یا پریشانی کا خدشہ ہو۔)

ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم اپنے قبول اسلام اور فتح مکہ سے پہلے حضور ﷺ کے بارے میں نامناسب باتیں کی تھیں چنانچہ ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے ان کے جواب میں چند اشعار کہے ان میں سے بعض اشعار درج ذیل ہیں :

وَقَالَ اللّٰہُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْداً	یَقُوْلُ الْحَقَّ اِنْ نَفَعَ الْبَلَاءُ
شَھِدْتُّ بِہٖ فَقُوْمُوْا صَدِّقُوْہُ	فَقُلْتُمْ لَا نَقُوْمُ وَلَا نَشَاءُ
وَقَالَ اللّٰہُ قَدْ سَیَّرْتُ جُنْداً	ھُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُھَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍ	سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ ھِجَاءٌ
فَنُحْکِمُ بِالْقَوَافِیْ مَنْ ھَجَانَا	وَنَضْرِبُ حِیْنَ تَخْتَلِطُ الدِّمَاءُ
اَلَا اَبْلِغْ اَبَا سُفْیَانَ عَنِّیْ	فَاَنْتَ مُجَوَّفٌ نَخِبٌ ھَوَاءٌ
بِاَنَّ سُیُوْفَنَا قَدْ تَرَکَتْکَ عَبْداً	وَعَبْدُ الدَّارِ سَادَتُھَا الْاِمَاءُ
ھَجَوْتَ مُحَمَّداً فَاَجَبْتُ عَنْہُ	وَعِنْدَ اللّٰہِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَاءُ
اَتَھْجُوْہُ وَلَسْتَ لَہٗ بِکُفْءٍ	فَشَرُّکُمَا لِخَیْرِکُمَا الْفِدَاءُ
ھَجَوْتَ مُبَارَکاً بَرًّا حَنِیْفاً	اَمِیْنَ اللّٰہِ شِیْمَتُہُ الْوَفَاءُ
فَمَنْ یَّھْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْکُمْ	وَیَمْدَحُہٗ وَیَنْصُرُہٗ سَوَاءٌ
فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندے محمد ﷺ کو بھیجا ہے اگر آزمایش میں پڑنا نفع دے تو وہ حق کی بات کہنے میں آزمایش کی پرواہ نہیں کرتے میں ان پر ایمان لے آیا اور ان کی رسالت کی تصدیق کی تم سے بھی کہا گیا کہ تم بھی اٹھو اور ان کی تصدیق کرو لیکن تم نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور کہنے لگے نہ ہم اس کام کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ ہم کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے جو انصار پر مشتمل ہے۔ اس لشکر کے پیش نظر صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے دشمن کا سامنا کرنا ہمارا ہر روز قبیلہ معد والوں سے سب شتم، ہجو اور لڑائی میں مقابلہ ہوتا ہے۔ جو شخص ہماری ہجو کرتا ہے ہم اشعار کے ذریعہ ہی اس کا جواب دیتے ہیں اور ہمارے خلاف میدان جنگ میں اترتا ہے تو ہم تلواروں کی ضربیں بھی خوب دکھاتے ہیں۔ ”میری طرف سے ابو سفیان کو یہ پیغام پہنچادو کہ تو بزدل اور ڈرپوک شخص ہے، اسے یہ پیغام بھی پہنچادو کہ ہماری تلواروں نے تجھے غلام بنادیا ہے۔ اور قبیلہ عبد الدار کی سرداری باندیوں کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ تو نے جناب محمد ﷺ کی شان میں نامناسب کلمات کہے ہیں اور میں نے اس کا جواب دیا ہے، اس جواب کے بدلہ میں اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے۔ تو حضور ﷺ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے حالانکہ ان کے سامنے تیری حیثیت کیا ہے، تم سے بدتر کو تم میں سے بہتر پر قربان ہو جانا چاہئے، تو ایک ایسی ذات کی شان میں گستاخی کرتا ہے جو پاکیزہ، نیکی کے خوگر اور اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اور وفاداری ان کے اخلاق کا حصہ ہے۔ تم میں جو شخص حضور ﷺ کی برائی بیان کرے، یا ان کی تعریف کرے یا ان کی مدد کرے سب برابر ہیں۔(16))

تمھارے نازیبا کلمات انہیں نقصان نہیں پہنچاسکتے اور تمھاری مدح و نصرت ان کی عزت میں اضافہ نہیں کر سکتی، کیونکہ تم اتنے معمولی اور بے حیثیت لوگ ہو کہ تمھاری باتوں کی پرواہ کس کو ہے؟ بقول شاعر ؎

محمد کے تقدس پر زبانیں مت نکالو تم کہاں تم	اور کہاں شان رسالت میرے آقا کی

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَاللہِ رَبِّیْ لَانُفَارِقُ مَاجِدًا	عَفَّ الْخَلِیْقَۃِ مَاجِدَ الْاَمْجَادِ
مُتَکَرِّمًا یَدْعُوْ اِلٰی رَبِّ الْعُلٰی	بَذْلَ النَّصِیْحَۃِ رَافِعَ الْاَعْمَادِ
مِثْلَ الْھِلَالِ مُبَارَکًا ذَا رَحْمَۃٍ	سَمْحَ الْخَلِیْقَۃِ طَیِّبَ الْاَعْوَادِ
اِنْ تَتْرُکُوْہُ فَاِنَّ رَبِّیْ قَادِرٌ	اَمْسٰی یَعُوْدُ بِفَضْلِہِ الْعُوَادِ
وَاللہِ رَبِّیْ لَانُفَارِقُ اَمْرَہٗ	مَاکَانَ عَیْشٌ یُرْتَجٰی لِمَعَادٍ
لَا نَبْتَغِیْ رَبًّا سِوَاہُ نَاصِرًا	حَتّٰی نُوَافِیَ ضَحْوَۃَ الْمِیْعَادِ

(مجھے اپنے پرودگار اللہ تعالیٰ کی قسم !میں کبھی حضور ﷺ سے جدائی اختیار نہ کرونگا۔ جو کہ معزز، بہترین عادات والے اور تمام سرداروں میں سے سب سے بڑے سردار ہیں۔ آپ ﷺ عزت والے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں آپ خیر خواہی کی بات بتانے والے اور آپ کا گھر حسب اور نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں۔ برکت و رحمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ سب سے بڑے سردار ہیں۔ آپ ﷺ عزت والے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ آپ ﷺ خیر خواہی کی بات بتانے والے اور آپ ﷺ کا گھر حسب اور نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں، برکت و رحمت والے ہیں، بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔ اگر لوگوں نے انھیں چھوڑ دیا تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن کر رہیں گے۔ اللہ کی قسم !جب تک میری جان میں جان باقی ہے میں آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت نہیں کرونگا اور جب لڑائی ہو تو ہمیں آپ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد نہیں چاہیے۔(17))

نقوشِ سیرت

پیارے رسول اللہ ﷺ معزز بہترین عادات والے، سب سے بڑے سردار، اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے، خیر خواہی کی بات بتانے والے، برکت و رحمت والے اور چاند کی طرح منور ہیں۔ آپ ﷺ کا گھر مبارک حسب نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن جاتے ہیں۔

فَأَخْزَاكَ رَبِّي يَا عُتَيْبَ بْنَ مَالِكٍ	وَلَقَّاكَ قَبْلَ الْمَوْتِ إِحْدَى الصَّوَاعِقِ
مَدَدْتَ يَمِينًا لِلنَّبِيِّ تَعَمُّدًا	وَدَمَّيْتَ فَاهُ قُطِّعَتْ بِالْبَوَارِقِ(18)

(پس اے عتیب بن مالک! تجھے میرے رب نے ذلیل ورسوا کر دیا اور تجھے موت سے پہلے ہی آفات میں سے ایک بڑی آفت نے دبوچ لیا۔ تو نے قصداً نبی کریم ﷺ کی طرف اپنا دایاں ہاتھ دراز کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا وہ ہاتھ تلواروں کے ساتھ کاٹ دیا گیا۔)

عقبہ بن ابی وقاص نے غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کو ایک تیر مارا تھا جس سے آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے اور ہونٹ وچہرہ مبارک میں زخم آیا تھا۔ حضور ﷺ اپنے چہرے سے خون کو صاف کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جو اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگین کر دے حالانکہ وہ انھیں اللہ کی طرف بلا رہا ہے۔ اس کے بعد حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے عتبہ کی طرف اشارہ فرمایا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ عتبہ پر ٹوٹ پڑے اسے مار گرایا اور اس کا گھوڑا لا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ درج بالا اشعار میں سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کفار کو عار دلا رہے ہیں اور عتبہ بن ابی وقاص کی مذمت کر رہے ہیں۔ (19)

نقوشِ سیرت

صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْھُم کو نبی کریم ﷺ سے بے پایاں محبت تھی چنانچہ آپ ﷺ کی تکلیف ومصیبت ان پر شاق گزرتی تھی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْھُم کا آپ ﷺ سے بے پایاں محبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا کردار وسیرت نہایت ہی عمدہ واعلیٰ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے): {فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ } (17) (پس اللہ کی رحمت کی بدولت (اے نبی ﷺ (آپ ان کے لیے نرم ہیں۔ اگر آپ ﷺ سخت دین اور ترش زبان ہوتے تو یہ آپ ﷺ کے ارد گرد سے بھاگ جاتے۔)

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کی پیارے رسول کریم ﷺ سے بے پناہ محبت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کو ذات رسول ﷺ سے بے حد اور بے انتہاء محبت تھی اور آپ ﷺ کی جدائی ان کے لیے ناقابل برداشت صدمہ تھی چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی وفات اور وصال کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل اشعار کہے:

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ	فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ	فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

(اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر! آپ ﷺ میری آنکھ کے لیے پتلی کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے پردہ فرمانے سے میری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد جو چاہے مر جائے، کیونکہ آپ ﷺ ہی کی ذات مقدسہ وہ ہستی ہے جس کی موت سے میں خائف ہوتا تھا۔ چنانچہ اس کے وقوع کے بعد دوسروں کا جینا مرنا میرے لیے اہم نہیں اور میرے لیے بھی زندگی و موت یکساں ہے۔(20))

اسی موقع پر انہوں نے مزید اشعار کہے جو کہ درج ذیل ہیں:

مَابَالُ عَینِکَ لَاتَنَامُ کَأَنَّمَا	کُحِلَتْ مَآقِیْهَابِکُحْلِ الْأَرْمَدِ
جَزَ عًا عَلَى الْمَهْدِیِّ أَصْبَحَ ثَاوِیًا	یَا خَیْرَ مَن وَّطِئَ الْحَصٰى لَمْ تَبْعُد
وَجَنْبِیْ* یَقِیْکَ التُّرْبَ لَهْفِیْ لَیْتَنِیْ	غُیِّبْتُ قَبْلَکَ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ
بِأَبِیْ وَأُمِّیْ مَنْ شَهِدْتُّ وَفَاته	فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ النَّبِیَّ الْمُهْتَدِی
فَظَلِلْتُ بَعْدَ وَفَاته مُتَبَلِّدًا	مُّتَلَدِّدًا یَّالَیْتَنِیْ لَمْ أُوْلَد
أَأُقِیْمُ بَعْدَکَ بِالْمَدِیْنه بَینَهُم	یَالَیْتَنِیْ صُبِّحْتُ سَمَّ الْأَسْوَد
أَوْحَلَّ أَمْرُاللهِ فِیْنَا عَاجِلاً	فِیْ رَوْحَةٍ مِّن یَّوْمِنَا أَوْفِیْ غَدٍ
فَتَقُوْمُ سَاعَتَنَا فَنَلْقٰی طَیَبًا	مَّحْضًا ضَرَاءِبه کَرِیْمَ الْمَحْتِدِ
یَابِکْرَ آمِنَه الْمُبَارَکَ ذِکْرُه*	وَلَدَتْه مُحْصَنَهً بِسَعْدِ الْأَسْوَدِ
نُوْرًا أَضَاءَ عَلَى الْبَرِیَّه کُلِّهَا	مَن یُّهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَکِ یَهْتَدِیْ
یَا رَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعًا وَّنَبِیَّنَا	فِیْ جَنَّت تَثْنِیْ عُیُوْنَ الْحُسَّدِ
فِیْ جَنَّتِ الْفِرْدَوْسِ فَاکْتُبْهَا لَنَا	یَا ذَالْجَلَالِ وَذَالْعُلَا وَالسُّؤْدَدِ
وَاللهِ! أَسْمَعُ مَا بَقِیْتُ بِهَالِکٍ	اِلَّا بَکَیْتُ عَلَى النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
یَاوَیْحَ أَنْصَارِ النَّبِیِّ وَرَهْطِهِ	بَعْدَ الْمُغَیَّبِ فِی سَوَاءِ الْمَلْحَدِ
ضَاقَتْ بِالْأَنْصَارِ الْبِلَادُ فَأَصْبَحَت*	سُوْداً وُّجُوْهُهُمْ کَلَوْنِ الْاِثْمِدِ
وَلَقَدْ وَلَدْنَاهُ وَفِیْنَا قَبْرُهٗ	وَفُضُوْلُ نِعْمَتِه بِنَالَمْ یجْحَد
وَاللّٰهُ أَکْرَمَنَا بِه وَهَدٰی به	أَنْصَارَهٗ فِیْ کُلِّ سَاعه مَشهَد
صَلَّى الْاِله وَمَن یَّحُفُّ بِعَرْشِه	وَالطَّیِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَکِ أَحْمَد
فَرِحَتْ نَصَارٰی یثرِبَ وَ یهوْدُها	لَمَّا تَوَارٰی فِی الضَّرِیحِ الْمَلْحَدِ

(تیری آنکھوں کو کیا ہوا یہ سوتی کیوں نہیں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے انھیں جناب محمد ﷺ کی یاد کا سرمہ لگایا گیا ہے اور آپ ﷺ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ زمین پر چلنے والے انسانوں میں سب سے بہترین! آپ ہم سے دور نہ جائیں۔ہائے کاش میرا چہرہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کو مٹی سے بچالیتا اور کاش کہ میں آپ ﷺ سے پہلے بقیع الغرقد نامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔ میرے ماں باپ اس ہدایت کے پیکر پیغمبر عالم ﷺ پر قربان ہوں جن کی وفات پیر کے دن ہوئی اور اس میں وقت بھی حاضر تھا۔ آپ ﷺ کی وفات حسرت کی آیات کے بعد میں غم و الم کا نشان ہوں، بے قراریوں کا جہان ہوں، ہائے کاش! میری ماں نے مجھے یہ دن دیکھنے کیلیے جنا ہی نہ ہوتا۔ یہ بات میرے لیے نا قابل برداشت ہے کہ آقا ﷺ کی وفات میں بعد میں مدینہ میں زندہ رہوں، کاش! مجھے زہریلا سانپ ڈس لیتا اور میں بھی اس دنیا سے چلا جاتا یا پھر ہم سب پر اپنے فیصلے کو آج یا کل نافذ کر کے اللہ رب العزت ہمیں بھی اپنے پاس بلالے اور ہم پر قیامت قائم ہو جائے اور ہم حضور ﷺ سے ملاقات کر لیں جو کہ اعلیٰ صفات والے، بہترین خصائل و شمائل والے اور سنجیدہ طبیعت والے ہیں۔ اے آمنہ کے مبارک بیٹے! جسے انھوں نے انتہائی پاکیزگی اور عفت کے ساتھ جنم دیا اور وہ دنیا کے لیے برکت کا جہاں ثابت ہوئے۔ آپ ﷺ ایک ایسا نور تھے جو ساری مخلوق پر چھا گیا اور جسے اس مبارک نور کی اقتداء نصیب ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔

اے میرے رب! اے عظمت و بزرگی اور سرداری کے مالک! ہمیں اور ہمارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کو اس جنت میں اکٹھا فرمادے جس کو دیکھ کر حاسدین کی آنکھیں چندھیا جائیں۔ ہمیں جنت الفردوس میں اکٹھا کر دے اور اسے ہمارے مقدر میں لکھ دے۔ اے انصار نبی ! ﷺ اور اے ان کی پاکیزہ جماعت! آقا ﷺ کے وصال کے بعد تمھارے غم و حزن کی کیفیت کو بیان کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ اب انصار کا یہ حال ہے کہ زمین ان کے لیے تنگ ہو چکی ہے اور غم کی وجہ سے ان کے چہرے اثمد نامی سرمے کی طرح سیاہ ہوئے پڑے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے جنم لیا اور ہمارے پاس ہی ان کی قبر ہے اور ان کی بہت سے نعمتیں ہم پر ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی اور ان کے ذریعہ ہمیں عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ، اس کے عرش کے گرد عبادت کرنے والے فرشتے اور تمام پاکیزہ لوگوں کا درود و سلام جناب محمد ﷺ پر نازل ہو۔ مدینہ کے عیسائی اور یہودی اس بات پر بہت خوش ہیں کہ (ہمارے پیارے) آقا ﷺ نے پردہ فرمالیا ہے۔((21))

نقوش سیرت

آپ ﷺ فقیروں کا ملجا اور ضعیفوں کا ماوی تھے آپ ﷺ خطا کار سے در گزر کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نور ہدایت ہیں۔ قبل از وفات آپ ﷺ بقول حسان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سماعت و بصارت اور اللہ کے بعد ان کا سہارا تھے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے کہا:

آلَیتُ مَافِیْ جَمِیعِ النَّاسِ مُجْتَھِدًا	مِنِّیْ آلِیَّۃَ بَرٍّ غَیرِ اِفْنَادِ
تَاللّٰہِ ! مَاحَمَلَتْ اُنْثٰی وَلَاوَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّۃِ الْھَادِی
وَلَابَرَ اَ اللّٰہُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِہٖ	اَوْفٰی بِذِمَّۃِ جَارٍ اَوْبِمِیْعَادِ
مِنَ الَّذِی کَانَ فِینَایُسْتَضَاءُبِہٖ	مُبَارَکُ الْاَمْرِ ذَاعَدْلٍ وَّاِرْشَادِ
مُصَدِّقًا لِّلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا	وَ اَبْذَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِی
یَا اَفْضَلَ النَّاسِ اِنِّیْ کُنْتُ فِیْ نَھَرٍ	اَصْبَحْتُ مِنْہُ کَمِثْلِ الْمُفْرَدِ الصَّادِی
اُمْسٰی نِسَاؤُکَ عَطَّلْنَ الْبُیُوْتَ فَمَا	یَضْرِبْنَ فَوْقَ قَفَاسِتْرٍ بِاَوْتَادِ
مِثْلَ الرَّوَاھِبِ یَلْبَسْنَ الْمُسُوْحَ وَقَدْ	اَیْقَنَّ بِالْبُؤْسِ بَعْدَ النِّعْمَۃِ الْبَادِی

(میں ایک سچی پوری اور خیر خواہی والی قسم کھاتا ہوں اللہ کی قسم! ساری دنیا کے لوگوں میں جناب محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں آپ ﷺ جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ آپ ﷺ سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ آپ برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ ﷺ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ اے ساری مخلوق میں سب سے افضل !میری مثال ایک شدید پیاس کے مارے شخص کی تھی اور آپ ﷺ نے ایک صاف ستھری ٹھنڈی نہر کی طرح اسے سیراب کر دیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے حجرے ویران ہوگئے اب وہاں کوئی نہیں جاتا اور آپ ﷺ کی ازواج نے آپ ﷺ کے غم میں ہر طرح کی زینت اور آرایش کو ترک کر دیا ہے اور وہ یقین کر چکی ہیں کہ آقا کے وصال کے بعد نعمتیں اور خوشیاں بھی رخصت ہو گئیں۔(22))

نقوش سیرت

آپ ﷺ جیسا کسی ماں نے نہیں جنا آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے آپ ﷺ وعدہ ایفا کرنے والے، برکت والے انصاف کرنے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ روزِ قیامت تک کیا جاتا رہے گا آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور آپ ﷺ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔

انصار بطور فدایان رسول ﷺ

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا تَجَھَّمَتْ	لَہُ الْاَرْضُ یَرْمِیْہِ بِھَا کُلُّ مُوْقِ
تُطْرِدُہٗ اَفْنَاءُ قَیْسٍ وَّخِنْدِفٌ	کَتَاءِبُ اَنْ لَّاتَغْدُ لِلرَّوْعِ تَطْرَقُ

فَكُنَّا لَهُ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ مَعْقِلًا	أَشَمَّ مَنِيعًا ذَا شِمَارِيخَ شُهَّقٍ
مُكَلَّلَةٍ بِالْمَشْرِفِيِّ وَبِالْقَنَا	بِهَا كُلُّ أَظْمَى ذِي غِرَارَيْنِ أَزْرَقَ

(جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے علاقے والوں نے ہجرت پر مجبور کر دیا تو آپ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، قیس اور خندف کے منتشر لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت ستایا اور یہ ایسے بزدل لوگ ہیں۔ کہ جب انھیں جنگ یا لڑائی کے علاوہ کسی کام کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے آتے ہیں۔ لیکن لڑائی میں شریک ہونے کی ان میں جرات نہیں ہے۔ جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو ستایا اور تکالیف پہنچائیں تو ہم نے رسول ﷺ کو اپنے پاس ٹھہرایا اور آپ ﷺ کی مدد کی۔ ہم آپ ﷺ کی حمایت کے لیے ایسے بہادر لوگ ثابت ہوئے جنھوں نے تلواروں اور مضبوط نیزوں کا تاج پہن رکھا تھا۔(23))

درج بالا اشعار ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے انصار کی مدح سرائی میں کہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں، جو انھوں نے اس سلسلہ میں کہے ہیں۔ ان کی تعداد 13 ہے۔ ان میں علی الاطلاق انھوں نے اوصاف انصار بیان کیے ہیں۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَفِينَا إِذَا شَبَّتِ الْحَرْبُ سَادَةٌ	كُهُولٌ وَفِتْيَانٌ طِوَالُ الْحَمَائِلِ
نَصَرْنَا وَآوَيْنَا النَّبِيَّ وَصَدَّقَتْ	أَوَائِلُنَا بِالْحَقِّ أَوَّلَ قَائِلِ
وَكُنَّا مَتَى يَغْزُ النَّبِيُّ قَبِيلَةً	نَصِلْ حَافَتَيْهِ بِالْقَنَا وَالْقَنَابِلِ
وَيَوْمَ قُرَيْشٍ إِذْ أَتَوْنَا بِجَمْعِهِمْ	وَطِئْنَا الْعَدُوَّ وَطْأَةَ الْمُتَثَاقِلِ
وَفِي أُحُدٍ يَوْمٌ لَهُمْ كَانَ مُخْزِيًا	نُطَاعِنُهُمْ بِالسَّمْهَرِيِّ الذَّوَابِلِ
وَيَوْمَ ثَقِيفٍ إِذْ أَتَيْنَا دِيَارَهُمْ	كَتَائِبَ نَمْشِي حَوْلَهَا بِالْمَنَاصِلِ
فَفَرُّوا وَشَدَّ اللهُ رُكْنَ نَبِيِّهِ	بِكُلِّ فَتًى حَامِي الْحَقِيقَةِ بَاسِلِ

(جب جنگ اپنا زور پکڑتی ہے تو ہم میں ایسے باعمر اور نوجوان لوگ ہوتے ہیں جن کی تلواروں کے پر تلے لمبے ہیں۔ یعنی وہ جنگ کے لیے پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ ہم نے پیارے نبی کریم ﷺ کی نصرت کی اور انھیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ ہمارے پہلے لوگوں نے حق کے قائل جناب محمد ﷺ کی تصدیق کی۔ جب حضور ﷺ کسی قبیلہ کے ساتھ جنگ کرتے تھے تو ہم اپنی تلواروں اور نیزوں کو لے کر آپ ﷺ کے شانہ بشانہ لڑتے تھے۔ قریش کے دن یعنی غزوہ بدر میں جب ہم نے دشمن کے لشکر پر حملہ کیا تو ان کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ احد کا دن بھی ان کی رسوائی کا سبب تھا۔ جب ہم انھیں تیز اور مضبوط نیزوں سے ہلاک کر رہے تھے۔ ثقیف کے دن ہم نے ان کے علاقے پر حملہ کیا تو اس وقت ہم عظیم لشکر کی صورت میں

تھے۔ اور ہاتھ میں تلواریں لے کر ان کے علاقے کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے۔ دشمن اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بہادر اور جرات مند جوانوں کے ذریعے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو قوت عطا فرمائی۔(24))

نقوش سیرت

ثناء خوانِ رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے غزوہ حنین میں انصار کی تعریف بیان کرتے ہوئے ذات رسول ﷺ کے لیے ان کی فداکاری کا ذکر کیا ہے:

نَصَرُوا نَبِیَّھُمْ وَشَدُّوا اِزْرَہٗ	بِحُنَیْنٍ یَّوْمَ تَوَاکُلَ الْاَبْطَالُ

(غزوہ حنین میں انصار نے اپنے نبی جناب محمد ﷺ کی مدد کی اور ان کو بھرپور سہارا دیا جبکہ اس دن بڑے بڑے شہ سوار اور بہادر بھی کمزوری کا شکار ہو گئے تھے۔(25))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

لِلّٰہِ دَرُّ عِصَابَۃٍ لَّاقَیْتَھُمْ	یَاابْنَ الْحَقِیْقِ وَاَنْتَ یَاابْنَ الْاَشْرَفِ
یَسْرُوْنَ بِالْبِیْضِ الرِّقَاقِ اِلَیْکُمْ	مَرَحًا کَاُسْدٍ فِیْ عَرِیْنٍ مُّغْرِفِ
حَتّٰی اَتَوْکُمْ فِیْ مَحَلِّ بِلَادِکُمْ	فَسَقَوْکُمْ حَتْفًا بِبِیْضٍ قَرْقَفِ
مُسْتَبْصِرِیْنَ لِنَصْرِ دِیْنِ نَبِیِّھِمْ	مُسْتَصْغِرِیْنَ بِکُلِّ اَمْرٍ مُّجْحِفٍ

(اے ابن حقیق اور ابن اشرف! اس جماعت کے کیا کہنے جس کا تم سے مقابلہ ہوا تھا۔ وہ تیز دھار سفید تلواروں کو لے کر رات کے وقت میں بہت نشاط کے ساتھ چلے تھے۔ اس وقت وہ لمبے بالوں والے شیر کی طرح محسوس ہوتے تھے جو اپنی کچھار میں بیٹھا ہو۔ وہ تمھارے علاقوں میں آئے اور انھوں نے چمکتی تلواروں کے ذریعہ تمھیں موت کا جام پلایا۔ ان کا مقصد اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے دین کی مدد کرنا اور ہر نقصان دہ چیز کا خاتمہ کرنا تھا۔(26))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَفَوْا یَوْمَ بَدْرٍ لِلرَّسُوْلِ وَفَوْقَھُمْ	ظِلَالُ الْمَنَایَا وَالسُّیُوْفُ اللَّوَامِعُ
دَعَا فَاَجَابُوْہُ بِحَقٍّ وَّکُلُّھُمْ	مُطِیْعٌ لَّہٗ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ وَّسَامِعٌ
فَمَا بَدَّلُوْا حَتّٰی تَوَافَوْا جَمَاعَۃً	وَّلَا یَقْطَعُ الْاٰجَالَ اِلَّا الْمَصَارِعُ
لِاَنَّھُمْ یَرْجُوْنَ مِنْہُ شَفَاعَۃً	اِذَا لَمْ یَکُنْ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ شَافِعٌ

وَذَالِکَ یَاخَیرَ العِبَادِ بَلَاءُنَا	وَمَشھَدُنَا فِی اللہِ وَالمَوتُ نَافِعٌ
لَنَا القَدَمُ الاُولیٰ اِلَیکَ وَخَلفُنَا	لِاَوَّلِنَا فِی طَاعَۃِ اللّٰہِ تَابِعٌ
وَنَعلَمُ اَنَّ المُلکَ لِلہِ وَحدَہٗ	وَاَنَّ قَضَاءَ اللہِ لَابُدَّ وَاقِعٌ

(جب ان (میرے دوستوں نفع، نافع بن معلی انصاری اور سعد وغیرہ جو جنگِ بدر میں شہید ہوئے) کے اوپر موت کے سنائے منڈلا رہے تھے اور چمکتی تلواریں چل رہی تھیں اس وقت بھی انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا عہد وفا کیا۔ انھوں نے آقا ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اور وہ سب کے سب حضور ﷺ کے حکم کو سننے والے اور اطاعت کرنے والے تھے۔ انھوں نے بالکل وعدہ خلافی نہیں کی۔ یہاں تک کہ دشمن کی جماعت کے خلاف برسرپیکار ہوگئے۔، کیونکہ وہ رسول ﷺ سے قیامت کے دن شفاعت کی امید کرتے ہیں۔ کہ اس دن انبیاء کے علاوہ کسی کی سفارش کام نہ آئے گی۔ اے لوگوں میں سے سب سے بہترین ذات والے پیغمبر! ﷺ ہماری محنت اور جہاد صرف اور صرف اللہ کے راستے میں ہے۔ اگر اللہ کے لیے نہ لڑیں موت نے تو پھر بھی آنا ہے۔ اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سب سے مقدم لکھا اور ہمارے بعد آنے والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے پہلے آنے والوں تابع ہونگے۔ ہم دل سے اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے فیصلوں نے نافذ ہو کر رہنا ہے۔(27))

نقوشِ سیرت

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنھم کا اپنی جانوں کے نذرانے دے کر آپ ﷺ سے کیے ہوئے معاہدوں کو پورا کرنا آپ ﷺ کی حقانیت و صداقت کی دلیل ہے۔ قیامت والے دن آپ ﷺ ہی کی سفارش کام آئے گی۔ آپ ﷺ سب سے بہترین ہیں۔ سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ کے بقول اللہ تعالیٰ کا ان پر یہ فضل ہے کہ اس نے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سے انھیں سب سے مقدم رکھا۔

پیارے رسول کریم ﷺ کا ایفائے عہد

سیدنا عبد الرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا :

یَاحَارُ مَن یَّغدُرُ بِذِمَّۃِ جَارِہٖ	مِنکُم فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَّا یَغدُرُ

(اے حارث تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہے۔ اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بدعہدی نہیں کرتے۔ (28))

نقوش سیرت

رسول کریم ﷺ ایفائے عہد کے پاسدار تھے۔

پیارے رسول کریم ﷺ کا سخت دشمن کے ساتھ حسن سلوک

عبداللہ بن زبعری بن نے غزوہ بدر میں ہلاک ہونے والے مشرکین کی بابت مرثیہ کہا جس کے جواب میں مداح رسول ﷺ جناب حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے درج ذیل اشعار کہے:

اِبْکِ بَکَتْ عَیْنَاکَ ثُمَّ تَبَادَرَتْ	بِدَمٍ یَعُلُّ غُرُوْبُهَا سَجَّام
مَاذَا بَکَیْتَ عَلَی الَّذِیْنَ تَتَابَعُوْا *	هَاذَکَرْتَ مَکَارِمَ الْأَقْوَامِ
وَذَکَرْتَ مِنَّا مَاجِدًا اِذَا هِمَّةٍ	سَمْحَ الْخَلَاءِقِ مَاجِدَ الْاَقْدَامِ
اَغْنِی * النَّبِیَّ اَخَا التَّکَرُّمِ وَالنَّدٰی	وَاَبَرَّ مَنْ یُّوْلِیْ عَلَی الْاِقْسَامِ
فَلِمِثْلِهٖ وَلِمِثْلُ مَا یَدْعُوْلَهٗ	کَانَ الْمُمَدَّحَ ثُمَّ غَیْرَ کَهَامِ

(اے ابن زبعری رو! اور اتنا رو کہ تیری آنکھوں سے آنسو خون کی طرح بہنے لگیں اور بارش کی طرح برسنے لگیں۔ تجھے ان لوگوں پر کس چیز نے رلایا جو غزوہ بدر میں پے در پے مارے گئے۔ تو نے اچھے اخلاق اور اعلیٰ عادات والے لوگوں کو کیوں یاد نہ کیا۔ تجھے اس شخصیت کا خیال کیوں نہ آیا جو معزز، ہمت والے، مخلوق سے سخاوت معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سر انجام دینے والے ہیں۔ میری مراد جناب محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اور آپ کی دعوت کے لیے مدحیہ الفاظ کہنے والے کو کوئی کمی نہیں کرنی چاہیے۔(29))

نقوش سیرت

آپ ﷺ اچھے اخلاق، اعلیٰ عادات والی شخصیت، معزز ترین، مخلوق سے سخاوت کا معاملہ کرنے والے، بزرگی کا کام سر انجام دینے والے، حسن سلوک فرمانے والے اور نیکی کا معاملہ کرنے والے ہیں۔

پیارے رسول ﷺ کی دعوت ساری دنیا میں چھائے گی

معاند رسول ابو الہب کو مخاطب کرکے سید نا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے نبی کریم ﷺ کی یوں مداح سرائی کی ہے:

اَبَالَهَبٍ اَبلغ بِاَنَّ مُحَمَّدًا	سَیَعلُو بِمَا اَدَّی وَاِن کُنتَ رَاغِمًا
وَاِن کُنتَ قَدکَذَّبتَہٗ وَخَذَلتَہٗ	وَحِیدًا اَوَّطَاوَعتَ اَلهَجِینَ الضَّرَاغِمَا
وَلَوکُنتَ حُرًّا فِی اَرُومَۃِ هَاشِمٍ	وَفِی سرها مِنهُم مَنَعتَ المُظَالِمَا
وَلکِنَّ لِحیَانًا اَبُوکَ وَرِثتَہٗ	وَمَاوَی الخَنَا مِنهُم فَدَع عَنکَ هَاشِمًا
سَمَلت هَاشِم لِلمکرمات للعلی	وَغُودِرتَ فِی کَابٍ مِّنَ اللُّؤمِ جَاثِمًا

(ابولہب کو یہ پیغام پہنچادو کہ حضرت محمد ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں چھا کر رہے گا خواہ تجھے یہ بات انتہائی ناگوار ہو۔ تو نے ان کی تکذیب کی اور انھیں تکلیف پہنچائی ہے اور معمولی غلاموں کی خوشی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر تیرا تعلق ہاشم کے اعلیٰ اور معزز لوگوں سے ہوتا تو تو ایسے کبھی گھٹیا کام نہ کرتا لیکن تو اپنے باپ لحیان کا وارث ہے اور تمھارا قبیلہ بد گوئی کا مرکز ہے اس لیے تو بنوہاشم کی طرف منسوب ہونا چھوڑدے۔ بنوہاشم نے عزتیں اور بلندیاں سمیٹ لیں اور تو ذلت کی گہرائیوں میں پڑا رہ گیا۔(30))

نقوشِ سیرت

خاندان رسول بنوہاشم عزتوں اور بلندیوں والا ہے اور پیارے نبی کریم ﷺ کا دین غالب آ کر رہنا ہے، کیونکہ آپ ﷺ خود اور آپ ﷺ کا دین دونوں سچے ہیں۔

پیارے رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی

ثناءخوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

ثَوٰی فِیْ قُرَیْشٍ بِضْعَ عَشَرَۃَ حِجَّۃً	یُذَکِّرُ لَوْیَلْقٰی صَدِیْقًا مُّوَاتِیًا
وَیَعْرِضُ فِیْ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَہٗ	فَلَمْ یَرَ مَنْ یُّؤْوِیْ وَلَمْ یَرَ دَاعِیًا
فَلَمَّا اَتَانَا وَاطْمَاَنَّتْ بِہِ النَّوٰی	فَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَیْبَۃَ رَاضِیًا
وَاَصْبَحَ لَا یَخْشٰی عَدَاوَۃَ ظَالِمٍ	قَرِیْبٍ وَّلَا یَخْشٰی مِنَ النَّاسِ بَاغِیًا
بَذَلْنَا لَہُ الْاَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا	وَاَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰی وَالتَّاَسِّیَا
نُحَارِبُ مَنْ عَادٰی مِنَ النَّاسِ کُلِّهِمْ	جَمِیْعًا وَّاِنْ کَانَ الْحَبِیْبَ الْمُصَافِیْ
وَنَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ لَا رَبَّ غَیْرُہٗ	وَاَنَّ کِتَابَ اللّٰہِ اَصْبَحَ هَادِیًا

(آنحضرت ﷺ قریش کے وطن یعنی مکہ میں دس برس سے زیادہ رہے۔ اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے تھے۔ اور زمانہ حج میں آپ ﷺ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو، کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔) مگر آپ ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ ﷺ کی دعوت کرتا۔ پھر جب آپ ﷺ ہمارے پاس مدینہ میں تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپ ﷺ کو قریب کے دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی کی دہشت باقی رہی۔ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ ﷺ پر خرچ کیے اور صلح و جنگ دونوں موقعوں میں ہم نے اپنی جانیں آپ ﷺ پر نثار کیں۔ جو شخص آپ ﷺ کے مقابلے میں آیا ہم نے اس کو منہ توڑ جواب دیا خواہ وہ کوئی قریب دوست اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید ہدایت کی اصل کتاب ہے۔(31))

پیارے رسول کریم ﷺ کا ایفائے عہد اور سخاوت

مداح رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے فرمایا:

تَاللّٰہِ مَاحَمَلَتْ اُنْثٰی وَلَاوَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّۃِ الْھَادِی
وَلَابَرَاَاللّٰہُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِہٖ	اَوْفٰی بِذِمَّۃِ جَارٍ اَوْبِمِیْعَادٍ
مَنِ الَّذِیْ کَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِہٖ	مُبَارَکَ الْاَمْرِ ذَاعَدْلٍ وَّاِرْشَادٍ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا	وَاَبْذَلُ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ

(ساری دنیا کے لوگوں میں جناب محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں آپ ﷺ جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی (نور ہدایت) کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا (اور قیامت تک یہ نور ہدایت والا فیضان صرف آپ ﷺ سے ہی حاصل کیا جائے گا)، آپ ﷺ برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیا کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ (32))

سیدنا عبد الرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا:

یَاحَارُ مَنْ یَّغْدُرُ بِذِمَّۃِ جَارِہٖ	مِنْکُمْ فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَّایَغْدُرُ

(اے حارث! تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بد عہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بدعہدی نہیں کرتے۔(33))

پیارے رسول کریم ﷺ کا صبر و حلم رسول ﷺ

سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

رَسُولُ اللہِ مُصْطَبِرٌ کَرِیْمٌ	بِاَمْرِ اللہِ یَنْطِقُ اِذْ یَقُوْلُ

(اللہ کے رسول ﷺ صبر کرنے والے کریم ہیں۔ جب بھی بولتے ہیں اللہ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں۔(34))

گفتہ او گفتہ اللہ بود	اگرچہ از حلقوم عبد اللہ شود

خطاکار سے درگزر کرنے والا (پیارے رسول کریم ﷺ کا عفوو درگزر)

مداح رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

اَعْنِی النَّبِیَّ اَخَا التَّکَرُّمِ وَالنَّدٰی	وَاَبَرَّ مَنْ یُّوْلِیْ عَلَی الْاَقْسَامِ

(میری مراد جناب محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور آپ ﷺ سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔(35))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے کہا:

وَذَکَرْتَ مِنَّا مَاجِدًا ذَا ہِمَّۃٍ	سَمْحَ الْخَلَاءِقِ مَاجِدَ الْاَقْدَامِ

(اور ہم میں اس شخصیت کو یاد کر یعنی جناب محمد ﷺ کو جو معزز، ہمت والے، مخلوق کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سرانجام دینے والے ہیں۔(36))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

یَدُلُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ مَنْ یَّقْتَدِیْ بِہٖ	وَیُنْقِذُ مِنْ ہَوْلِ الْخَزَایَا وَیُرْشِدُ
اِمَامٌ لَّھُمْ یَہْدِیْہِمُ الْحَقَّ جَاھِدًا	مُعَلِّمُ صِدْقٍ اِنْ یُّطِیْعُوْہُ یَسْعَدُوْا

عَفُوٌّ عَنِ الزَّلَّاتِ یَقْبَلُ عُذرَھُمُ	وَاِن یُّحْسِنُوْا فَاللہُ بِالْخَیرِ اَجْوَدُ

(آپ ﷺ رحمن کی اقتداء کرنے والے کی راہنمائی کرتے ہیں۔ رسوائیوں کے خوف سے بچاتے ہیں اور صحیح راہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ ان سب لوگوں کے امام ہیں جو کوشش کر کے ان کی حق کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ سچ کے معلم ہیں۔جب لوگ آپ ﷺ کی اطاعت کریں گے ان کی مدد کی جائے گی۔ آپ ﷺ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اور ان کے عذروں کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ اچھے کام کریں(یعنی آپ ﷺ کی پیروی کریں) تو اللہ انھیں بہت بھلائی دینے والا ہے۔(37))

پیارے رسول کریم ﷺ کا حلم و علم

ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

لَقَدْ غَیَّبُوْا حِلْمًا وَّ عِلْمًا وَّ رَحْمَۃً	عَشِیَّۃَ عَلَّوْہُ الثَّرٰی لَا یُوَسَّدُ

(انھوں نے حلم و علم اور رحمت کو شام کے وقت (ان کی قبر مبارک میں) چھپا دیا ہے۔ اور اس پر تر مٹی ڈال دی ہے جسے سہارا نہیں دیا جاتا۔(38))

پیارے رسول کریم ﷺ بطور محسنِ انسانیت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا :

تَذَکَّرُ * آلَاءَ الرَّسُوْلِ وَمَا اَرٰی	لَھَا مُحْصِیًا نَفْسِیْ فَنَفْسِیْ تَبَلَّدُ
مُفَجَّعَۃً قَدْ شَفَّھَا فَقْدُ اَحْمَدَ	فَظَلَّتْ لِاٰلَاءِ الرَّسُوْلِ تُعَدِّدُ
وَمَا بَلَغَتْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ عَشِیْرَہٗ	وَلٰکِنَّ نَفْسِیْ * بَعْضَ * مَا قَدْ تَحْمَدُ *

(وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد لاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پارہا کیونکہ میرا دل غمگین ہے۔ وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد ﷺ کی موت (و فراق) نے کمزور کر دیا ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے۔ ہائے افسوس! میرا دل(اس ذات محمود ﷺ کے فراق کے باعث) غمگین ہو گیا ہے۔(39))

پیارے رسول کریم ﷺ بطور خیر خواہ انسانیت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

عَزِیْزٌ عَلَیۡهِ اَنۡ یَّحِیۡدُوۡا عَنِ الۡھُدٰی	حَرِیۡصٌ عَلٰی اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمُوۡا وَیَھۡتَدُوۡا
عَطُوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ لَایُثۡنِیۡ جَنَاحَہٗ	اِلٰی کَنَفٍ یَّحۡنُوۡ عَلَیۡھِمۡ وَیَمۡھَدُوۡ

(ان لوگوں کا ہدایت سے انحراف کرنا اِس نبی رحمت ﷺ پر شاق گزرتا ہے اور آپ ﷺ ان کی ہدایت واستقامت کے خواہش مند ہیں۔ آپ ﷺ ان پر مہربان ہیں اور اپنے دست رحمت کو ان پر دراز رکھتے ہیں۔(40))

پیارے رسول کریم ﷺ کی شفاعت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے کہا:

اَمَامَ رَسُوۡلِ اللہِ لَایَخۡذُلُوۡنَہٗ	لَھُمۡ نَاصِرٌ مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ شَفِیۡعٌ

(رسول اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے خوب بہادری سے قتال کیا اور آپ ﷺ کے لیے جانیں نچھاور کرنے کے جذبے سے لڑے۔ حضور ﷺ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے مددگار اور اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والے ہیں۔(41))

پیارے رسول کریم ﷺ کی معاونت الٰہی کی بدولت سربستہ رازوں سے آگاہی

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے کہا:

حُمَدَّوَّالۡعَزِیۡزُ اللہُ یُخۡبِرُہٗ	مبِمَا تُکِنُّ سَرِیۡرَاتُ الۡاَقَاوِیۡلُ
مُحَمَّدٌ وَّالۡعَزِیۡزُ اللہُ یُخۡبِرُہٗ	بِمَا تُکِنُّ سَرِیۡرَاتُ الۡاَقَاوِیۡلُ

(اللہ تعالیٰ جناب محمد ﷺ کو ان چیزوں کے خبر دی دیتا ہے جو تمھارے دلوں میں سربستہ رازوں کی صورت میں ہے۔(42))

نقوش سیرت

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خفیہ رازوں پر بذریعہ وحی مطلع کر دیتا تھا آپ ﷺ کی حیاۃ طیبہ ایسے واقعات سے لبریز ہے۔

پیارے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری اور پاکیزہ عادات

ثناء خوان رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا :

یَارُکْنَ مُعْتَمَدٍ وَّعِصمَۃَ لّاءِذٍ	وَّمَلَاذَ مُنْتَجَوِّعٍ وَّجَارَ مُجَاوِرٍ
یَامَنْ تَخَیَّرَہُ الْالٰہُ لِخَلْقِہٖ	وَحَبَاہُ بِالْخُلُقِ الزَّکِیِّ الطَّاھِرِ
اَنْتَ النَّبِیُّ وَخَیْرُ عَصَبَۃِ اٰدَمَ	یَامَنْ یَّجُوْدُ کَفَیْضِ بَحْرٍ زَاخِرٍ
مِیْکَالُ وَمَعَکَ جِبْرَاءِیْلُ کِلَاھُمَا	مَدَدٌ لِّنَصْرِکَ مِنْ عَزِیْزٍ قَاھِرٍ

(اے رکن محتمد ! اے جویائے پناہ کو پناہ دینے والے !اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے ! اے وہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انھیں آراستہ کیا۔ آپ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں۔ اور اے وہ بزرگ !جو دریائے رواں کے مثل بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں، خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدد کرنے کے لیے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ہیں۔(43))

ثناء خوانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

ساءلَ اْلِامَامُ وَقَدْتَابَعَ جَدْبُنَا	فسقَی الْغُمَامِ بِغُرَّۃِ الْعَبَّاسِ
عَمِّ النَّبِیِّ وَصِنْوِ وَالِدِہِ الَّذِیْ	وَرِثَ النَّبِیَّ بِذَاکَ دُوْنَ النَّاسِ
اَحْیَا الْاِلٰہُ بِہِ الْبِلَادَ فَاَصْبَحَتْ	مُخْضَرَّۃَ الْاُجْنَابِ بَعْدَ الْیَاسِ

(امام یعنی سیدنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے اللہ سے دعا مانگی جبکہ ہم پر پے در پے قحط پڑے۔ پس سیدنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی دعا کی بدولت پانی برسا۔ وہ عباس جو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا اور ان کے والد کے بھائی تھے۔ وہ عباس جنھوں نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے میراث میں پایا تھا۔ اللہ نے ان کی وجہ سے شہروں کو زندہ کر دیا پس وہ ہرے بھرے ہو گئے بعد اس کے کہ مایوس ہو گئے تھے۔(44))

نقوش سیرت

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عالی مرتبت کا یہ عالم تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا جناب عباس نے بجائے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فضائل منتقل کرنے کی بجائے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فضائل و معالی حاصل کیے تھے۔

پیارے رسول کریم ﷺ کی پیاری اور صحیح رائے

ثناء خوان رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا :

يُنَادِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا	قَذَفْنَاهُمْ كَبَاكِبَ فِي الْقَلِيْبِ
اَلَمْ تَجِدُوْا حَدِيْثِيْ كَانَ حَقًّا	وَّاَمْرُ اللهِ يَا خُذُ بِالْقُلُوْبِ
فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا	صَدَقْتَ وَكُنْتَ ذَارَ ءْيٍ مُّصِيْبٍ

(جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضور ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔" ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ہی صحیح رائے والے ہیں۔(45))

پیارے رسول کریم ﷺ کے چند پیارے شمائل وخصائل

ثناء خوان رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا :

مُسْتَشْعَرِى حَلَق الْمَاذِى يَقْدُ مُهُمْ	جَلْدُ النَّحِيْزَة مَاضٍ غَيْرُ رِعْدِيْدِ
اَعْنِى الرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللهَ فَضَّلَهُ	عَلَى الْبَرِيَّه بِالتَّقْوٰى وَبِالْجُوْدِ
فِيْنَا الرَّسُوْلُ وَفِيْنَا الْحَقُّ نَتْبَعُهُ	حَتَّى الْمَمَاتِ وَنَصْرٌ غَيْرُ مَحْدُوْدٍ
مَاضٍ عَلَى الْهَوْلِ رَكَّابٌ لما قَطَعُوْا	اِذَا الْكُمَاة تَحَامَوْا فِي الصَّنَادِيْدِ
وَافٍ وَّمَاضٍ شِهَابٌ يُّسْتَضَاءُ بِهِ	بَدْرٌ اَنَارَ عَلٰى كُلِّ الْاَمَاجِيْدِ
مُبَارَكٌ كَضِيَاءِ الْبَدْرِ صُوْرَتُه	مَا قَالَ كَانَ قَضَاءً غَيْرَ مَرْدُوْدٍ

(لوہا پہنے ہوئے لشکر کی کمان ایک قوی شخص جناب محمد ﷺ فرمار ہے ہیں۔ جو بزدل نہیں ہیں۔ میری مراد رسول ﷺ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوقات پر تقویٰ اور جود وسخا کے لحاظ سے فضلیت دی ہے۔ ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ اور ہم میں حق موجود ہے جس کی موت تک غیر محدود پیروی کریں گے۔ آپ ﷺ خوف کی طرف بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ جب کہ لشکر بہادر لوگوں کے ساتھ پناہ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ وعدہ پورا کرنے والے اور نافذ کرنے والے ہیں۔ اور آپ ﷺ بدر کی مانند ہیں۔ جو ہر بلندی پر چمکتا ہے۔ آپ ﷺ مبارک ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت بدر کی طرح روشن ہے۔ آپ ﷺ جو بھی فرماتے ہیں وہ ایک نہ ٹلنے والی تقدیر بن جاتی ہے۔(46))

زکی کیفی نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں کچھ اشعار کہے جن میں سے مناسب حال تین درج ذیل ہیں:

آپ نہ تھے تو دہر میں چھائی تھی ہر طرف خزاں	آپ جو آئے آگئی پھر سے جہاں میں بہار
آپ شفیع عاصیاں آپ پناہ بے کساں	مرہم قلب ناتواں خستہ دلوں کے غم گسار (47)

نقوش سیرت

نبی کریم ﷺ مضبوط اعصاب والے، قوی، بہادر، تقوی و سخاوت کے لحاظ سے آپ ﷺ سب پر فائق، خطرات میں کود پڑنے والے سپہ سالار، دشمن پر چڑھائی کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، برکت والے اور روشن چہرے والے ہیں۔ آپ ﷺ جو بات فرمادیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُوْنَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ	وَّلَا مِثْلَهُ حَتّٰى الْقِيَامَه يُفْقَد‘
اَعَفُّ وَاَوْفٰى ذِمَّه بَعْدَ ذِمَّه	وَاَقْرَبُ مِنْهُ نَاءِلًا لَّا يُنْكَد‘
وَاَبْذَلَ مِنْهُ لِلطَّرِيْفِ وَتَالِدٍ	اِذَا ضَنَّ مِعْطَاءٌ عَمَّا كَانَ يُتْلِد‘
وَاَكْرَمَ حَيًّا فِى الْبُيُوْتِ اِذَا انْتَمٰى	وَاَكْرَم جَدًّا اَبْطَحِيًّا يَّسُوْدُ
وَاَمْنَعَ ذِرْوَاتٍ وَاَثْبَتَ فِى الْعُلَا	دَعَاءِمَ عِزٍّ شَاهِقَاتٍ تَشِيْدُ
وَاَثْبَتَ فَرْعًا فِى الْفُرُوْعِ وَمَنْبَتًا	وَعُوْدًا غَدَاةَ الْمُزْنِ فَالْعُوْدُ اَغْيَدُ
رَبَّاه وَلِيْدًا فَاسْتَتَمَّ تَمَامَهُ	عَلٰى اَكْرَمِ الْخَيْرَاتِ رَبٌّ مُّمَجَّدٌ

(گذشتہ لوگوں نے محمد ﷺ کی مثل کوئی عظیم ترین انسان نہیں کھویا اور نہ قیامت تک آپ ﷺ جیسا عظیم ترین انسان کھویا جائے گا۔ آپ ﷺ بہت عفیف اور عہد کو پورا کرنے والے تھے اور کم بخشش کرنے والے نہ تھے اور جب بخشش کرنے والا بخل سے کام لیتا تو آپ ﷺ نیا اور پرانا مال بہت خرچ کرتے اور جب گھرانوں کا نسب بیان کیا جاتا تو آپ ﷺ معزز قبیلے والے تھے۔ اور آپ ﷺ جسمانی لحاظ سے بھی بطحاء کے سردار تھے اور بڑی محفوظ چوٹی والے تھے۔ اور آپ نے بلندیوں میں عزت کے بلند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا اور بزرگی والے رب نے آپ ﷺ کی اچھے کاموں پر تربیت کی۔(48))

نتائج تحقیق

اس مختصر سے تحقیقی کتابچہ میں " ثناء خوانِ رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت " کو بیان کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کے اہم ترین فوائد و نتائج درج ذیل ہیں :

1- اس میں مندرج کلام نعت کے باب میں ہر قسم کی فرقہ واریت سے مبرا ہے۔

2- اس میں مداحِ رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

3- اس میں مداحِ رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کیا گیا ہے۔

4-اس مختصر سی تحقیقی کاوش میں دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مداحِ رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار بلاخوفِ تردید حقیقت اور واقعیت کے آئینہ دار اور عکاس ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری تخیلاتی اور ماورائی رنگ سے پاک و منزہ ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت کے باعث ان کی شاعری کے موضوعات میں اِصلاحی اور واقعاتی رنگ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے نقوشِ پر انوار بھی بہ کثرت موجود ہیں۔

5- عہد حاضر کے نعت گو شعرا، خواہ ان کا تعلق کسی مکتب فکر سے ہو، نعت کے باب میں اپنے نظریات و اعتقادات کا مآخذ قرآن کریم ، احادیثِ صحیحہ اور مداحِ رسول ﷺ سید ناحسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار کو بنائیں تو یقیناً ساری مسلم اُمہ ایسی نعتوں کو نہ صرف قبول کریں گے، بلکہ اس باب میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اور فرقہ وارانہ نفرتیں کم ہوں گی۔ اس تحقیق کا یہ اولین مقصد ہے۔ فللہ الحمد

حوالہ جات

*۔ "فَتَقَرَّرَ أَنَّ السُّنَّةَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَتَقْرِيْرٌ وَالتَّقْرِيْرُ صَرِيْحًا قَوْلُ الصَّحَابِي فَعَلْتُ أَوْ فُعِلَ بِحضرَته ﷺ "السیوطی، عبد الرحمان بن اَبی بکر، جلال الدین: تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، ج1، ص194) المکتبۃ العلمیۃ بالمدینۃ المنورۃ، لصاحبھا، محمد سلطان المنکانی.

1۔ الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز (المتوفی: 748ھ): سیر اَعلام النبلاء، ج2، ص512، مؤسس الرسالہ، بیروت۔

2۔ المصدر السابق

3۔ المصدر السابق، ص: 525۔

4۔ المصدر السابق، ص: 525۔

5۔ الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز (المتوفی: 748ھ) : سیر اَعلام النبلاء، ج2، ص 513، 514۔

6۔ المصدر السابق، ص: 514۔

* پوری آیات یہ ہیں: { وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (224) أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ (225) وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ (226) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (227)(1)} (شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں، جو بہکے ہوئے ہوں کیا(اے نبی ﷺ (!آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے نیک عمل کرتے رہے، بہ کثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے اور انھوں نے اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا۔(اَلشعراء: 224تا227۔)

7- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الاَنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)،: الجامع لاَحکام القرآن، ج13، ص 152، 153، دار الکاتب العربیۃ للطباعۃ والنشر، 1387ھ 197م، الطبعۃ الثالثۃ عن طبعۃ دار الکتب المصریۃ۔

8-صدیق حسن خان: فتح البیان فی مقاصد القرآن، ج7، ص6، مطبعۃ العاصمۃ شاعر الفلکی بالقاھرۃ۔ و قال: رویٰ ہذا الحدیث اَحمد والبخاری فی تاریخہ و اَبو یعلی و ابن مردویہ. ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الاَنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)، : الجامع لاَحکام القرآن، ج13، ص 152، 153۔

9۔ الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز (المتوفی: 748ھ) : سیر اَعلام النبلاء، ج2، ص: 522، 523۔

10- البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 411، دار الاندلس، للطباعہ والنشر، بیروت، 1386ھ۔ مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 457، مترجم۔ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ اشعار کا موقع محل:

اساسی طور پر ان اشعار میں اوران کے علاوہ دوسرے اشعار میں جو سیدنا حسان نے بحر طویل میں کہے ہیں انصار کی بہادری سرزمین مدینہ کی نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کے لیے ساز گاری اور انصار مدینہ کی نبی کریم ﷺ کی نصرت ویاوری بیان کی ہے۔

11-القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین(المتوفی: 671ھ)الجامع لأحکام القرآن الشھر بتفسیر القرطبی،ج12،ص200۔ مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری،ص: 409،410،مترجم۔ * مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری مترجم میں چھٹا شعر درج ذیل ہے۔

وَإِنَّ الَّذِيْ قَدْ قِيْلَ لَيسَ بِلَائِطٍ	بِهَا الدَّهْرُ بَلْ قَوْلُ أَمْرِيْ بِيْ مَاحَلَّ

(جو بات کہی گئی ہے وہ ایک بے بنیاد اور جھوٹی بات ہے، بلکہ ایک ایسے شخص کی بات ہے جو چغل خوریاں کرتا ہے اور فساد مچاتا ہے۔)

* اس شعر کے بعد مزید ایک اور شعر ہے جو کہ درج ذیل ہے:

رَأَيْتُکَ وَلْيَغْفِرْلَکَ اللهُ حُرَّةً	مِّنَ الْمُحْصِنَاتِ غَيرَ ذَاتِ غَوَائِلِ

(اے عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا آپ کی مغفرت فرمائے میں آپ کو شریف اور پاکدامن عورت سمجھتا ہوں آپ کا بری عورتوں سے ہرگز کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔)

12- البرقوقی، عبدالرحمان:شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری،ص: 66۔ مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری،ص: 56۔

13- مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری،ص: 404،مترجم۔

درج بالا اشعار کے علاوہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے تین اشعار مزید اسی بحر میں ان کے ساتھ مزید کہے جن میں عیسیٰ بن مریم اور ھود علیھما السلام کی حقانیت کی گواہی اور عزیٰ نامی بت کے پجاریوں کی گمراہی کی انھوں نے گواہی دی ہے۔ مولانا محمد اویس سرور:دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 404،405،مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان:شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری،ص: 375،376۔

یحییٰ سے مراد حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔ نصاری انھیں یوحنا معمدان کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ابو یحییٰ سے مراد حضرت زکریا علیہ السلام ہیں۔ (عبدالرحمان البرقوقی: حاشیہ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری،ص: 375۔ محمد اویس سرور، مولانا دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری،ص: 404،مترجم۔

14- البرقوقی، عبدالرحمان:شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری،ص: 134،135۔ مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری ،ص: 153۔155۔ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری،ص: 157،مترجم پر "رسول اللہ" کے الفاظ ہیں۔

15-القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین(المتوفی: 671ھ)الجامع لأحکام القرآن الشھر بتفسیر القرطبی،ج3،ص383،المصدر السابق:ج5،ص51، المصدر السابق:ج18،ص88۔ یہ کس کا شعر ہے اس میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ جناب حسان کا شعر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یہ ابو طالب کا شعر ہے۔ حاشیہ المصدر السابق: ج5،ص51۔

16- مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 50 تا 53، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 62 تا 65۔

ابو سفیان بن حارث کو جواب دیتے ہوئے حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے درج اشعار کے علاوہ مزید اور اشعار بھی اس موقع پر کہے جن میں انھوں نے بالترتیب اپنے عہد وحیین اس عارضی رہایش گاہ کا ذکر کیا ہے جواب بے آباد ہے پھر شعثنا نامی عورت بعض کے نزدیک زوجہ سیدنا حسان اور بعض کے نزدیک محبوبہ حسان در عہد جاہلیت کا ذکر کیا۔ پھر شراب کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے یہ اشعار دور جاہلیت میں کہے تھے۔ مصعب زبیری کہتے ہیں درج بالا قصیدہ دور جاہلیت میں شروع کیا۔ اور بعد از اسلام مکمل کیا۔ پھر انھوں نے اپنے گھوڑوں کی تعریف کی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی اور اپنے لوگوں کی شجاعت کا ذکر کیا ہے نبی لوی کی ہجو کرنے کے ساتھ اپنی ذاتی تعریف بھی کی ہے۔ (مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 43 تا 55، مترجم)

17- مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت، انصاری، ص: 158، 159، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 137، 138۔

18-القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین(المتوفی: 671ھ)الجامع لأحکام القرآن الشھعر بتفسیر القرطبی، ج9، ص77۔

19-البر قوقی، عبد الرحمان: حاشیہ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری ، ص: 387؛- مولانا محمد اویس سرور حاشیہ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 371، 370، مترجم۔

درج بالا دو اشعار کے علاوہ حسان بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنہ نے اس موقع پر مزید درج ذیل اشعار بھی کہے تھے:

اذا لله حياً معشراً بفعا لهم	ونصرهم الرحمان رب المشارق
فهلا خشيت لله والمنزل الذى	تصير اليه بعد احدى الصفائق
لقد كان خذياً فى الحياه لقومه	وفى البعث بعد الموت احدى العوائق

(جب اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے اعلیٰ کارناموں اور تمام جہانوں کے پروردگار کے دین کی مدد کرنے کی وجہ سے عزت بخش رہا تھا۔ تجھ پر نہ اللہ کا خوف طاری ہوا نہ تو اس ٹھکانہ سے ڈرا جہاں تو نے مرنے کے بعد جانا ہے تیرا یہ عمل زندگی میں تیری قوم کے لیے عار اور ذلت کا سبب ہے اور مرنے کے بعد جب اٹھایا جائے گا اس وقت بھی مصیبت اور شرمندگی کا ذریعہ ہو گا۔ *)

*-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 371 مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 348، 347۔

(اے عتبہ بن مالک! تجھے اللہ نے ذلیل کر دیا اور موت سے پہلے ہی تجھ پر بجلیوں جیسی سختی ٹوٹ پڑی۔ اے بدبخت! تو نے نبی کریم ﷺ پر تیر کا وار کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کر دیا اللہ کرے تیرے ہاتھ تلواروں سے کاٹے جائیں۔)

20- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 31، مترجم۔

21-ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، ج5، ص 320، 321۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 171۔174) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج4، ص 320، 321۔ لیکن ان کی یہ خوشی انھیں کوئی فائدہ نہ دے گی، کیونکہ آپ ﷺ کا دین اور پیغام دینا کے کونے کونے میں پہنچ کر رہے گا۔ ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچا دیا ہے۔ آخری شعر "السیرۃ النبویۃ لابن ھشام" میں اور "البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر" میں نہیں ہے۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، المصدر السابق اور البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، المصدر السابق میں "جنبی" کی جگہ "وجھی"، "ذکرہ" کی جگہ "بکرھا"، "فاصبحت" کی جگہ "فاصحبوا" اور "بیجد" کی جگہ "نجد" ہے۔

22- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: ،175۔176، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 155۔156۔

23- البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 344، 345) مولانا محمد اویس سرور: دایون حضرت حسان بن ثابت انصاری ، ص: 367۔

24- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 398 تا 401، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 371، 372۔ درج بالا اشعار سے قبل سیدنا حسان کے وہ اشعار ہیں، جن میں انھوں نے اولاً محبوبہ اور ثانیاً مناقب انصار بیان کیے ہیں۔

25- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 425، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 390۔

26- البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 328، 329۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری ، ص: 355، 356، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 329) دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 355، مترجم) پر درج ہے کہ درج بالا اشعار میں سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے قبیلہ طی کے ابوالحقیق اور کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کیا ہے۔

27- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 335، 336، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حضرت حسان بن ثابت الانصاری، ص: 310۔

درج بالا اشعار کے علاوہ تین اشعار مزید انھوں نے کہے، جن میں تقدیر کا ہو کر رہنا اور شہدائے بدر پر اظہار غم کیا ہے۔ یہ اشعار بنیادی طور پر انھوں نے شہدائے بدر کے متعلق ہی کہے ہیں۔

28-ابن الأثیر، الجزری، علی بن محمد بن عبدالکریم: أسد الغابۃ، ج6، ص 399 ۔

29- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 496، 497، مترجم) شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441، 442۔ معنی کے اعتبار سے "اغنی" ہونا چاہیے، طبع میں غلطی ہے۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441) پر بھی "اغنی" بغیر نکتہ کے ہے۔

30- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 524، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441، 442۔

31-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 546، 547، مترجم۔

32-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 175، 176 مترجم۔

33-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ اسد الغابۃ، ج6، ص ۳۹۹، مترجم از مولانا محمد عبد الشکور فاروقی، لکھنوی۔

34-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج3، ص 171۔

35-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: ۴۹۶، ۴۹۷) البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری، ص: 441۔

36-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: ۴۹۶، ۴۹۷، مترجم) البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441)

37-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، ج5، ص 280، 281 ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 166، مترجم۔

38-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، ج5، ص 280۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 165، 166، مترجم۔

39-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ):: البدایہ والنہایہ، ج5، ص 280۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 164، 165۔، مترجم۔

* البدایۃ والنہایۃ، ج5، ص 280 پر تذکر کی جگہ یذکرنا، نفسی کی جگہ لنفسی کی جگہ بعض کی جگہ بعد اور تحمد کی جگہ توجد ہے۔

40-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، ج5، ص 281 ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 167 مترجم۔ البدایۃ والنہایۃ، ج5، ص 281 پر ''أن یحیدوا'' کی جگہ ''أن یجوروا'' ہے۔

41-مولانا محمد اویس سرور: : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 340، 341، مترجم۔

42-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 403، 404، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 375۔

مجذر بن زیادہ بن عمرو بلوی کو انصار میں شمار کیا جاتا تھا ان کا نام عبد اللہ اور لقب مجذر رہے۔ زمانۂ جاہلیت میں ہونے والی جنگ بعاث میں انھوں نے سوید بن صامت کو قتل کر دیا تھا۔ سوید کے بیٹے حارث بن سوید نے بظاہر اسلام تو قبول کر لیا تو لیکن اس کے دل میں اپنے باپ کے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ چنانچہ غزوہ احد میں موقع پا کر اس میں مجذر بن زیادہ کو شہید کر دیا اور مکہ چلا گیا۔ مکہ سے اس نے اپنے بھائی جلاس بن خویلد کو خط لکھا اور اس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے امن حاصل کرنے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو بھیج کر حارث بن سوید کے قتل کا حکم دیا، لہٰذا فتح مکہ کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ کچھ اشعار میں اس واقعہ کو حسان بن ثابت چار اشعار میں بیان کیا تھا ان میں ان میں سے سیرت طیبہ کے حوالے سے اہم شعر درج بالا ہے۔ (المصدر السابق)

43-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج2، ص 417۔ ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج1، ص 245۔

جناب کہتے ہیں تھے کہ میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا کہ ان کے لیے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

44-ابن الأثیر: أسد الغابۃ، 5، ص 187۔

45-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 70، 71، مترجم۔

46-شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 136، 137) مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 157۔158، مترجم۔

اس حوالہ سے سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے درج بالا اشعار کے علاوہ درج ذیل مزید تین اشعار ہیں۔

وقد زعمتم بان تحمو اذما رکم	وماء بدرٍ زعمتم غیر مورود
وقد وردما ولم نسمع لقولکم	حتی شر بنا رو اءً غیر تصدید
مستعصمین بحبلٍ غیر منجدمٍ	مستحکمٍ من حبال اللہ فمدود

47-محمد اویس سرور مولانا دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 156، 157، مترجم۔

48-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ (5، ص 281) مترجم از مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۹ھ۔۱۹۸۹ء۔

۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 168 تا 170، مترجم درج بالا اشعار حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے مرثیہ سے لیے گئے ہیں۔

فہرست مصادرومراجع

نمبر شمار	مصادرومراجع
1	قرآن کریم
2	البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، دارالاندلس، للطباعہ والنشر، بیروت، 1386ھ۔
3	ابن الأثیر، الجزری، علی بن محمد بن عبدالکریم: اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، مترجم از مولانا محمد عبدالشکور فاروقی، لکھنوی، المیزان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، پاکستان۔
4	ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، دارصادر، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 1328ھ۔ ۔
5	الذھبی، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز (المتوفی: 748ھ) : سیر أعلام النبلاء، ، مؤسس الرسالہ، بیروت۔
6	السیوطی، عبدالرحمان بن أبی بکر، جلال الدین: تدریب الروای فی شرح تقریب النووی، المکتبۃ العلمیۃ بالمدینۃ المنورۃ، لصاحبہا، محمد سلطان المنکانی.
7	صدیق حسن خان: فتح البیان فی مقاصد القرآن، مطبعۃ العاصمۃ شاعر الفلکی بالقاھرۃ۔
8	ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)،: الجامع لأحکام القرآن، دارالکاتب العربیۃ للطباعۃ والنشر، 1387ھ 197م، الطبعۃ الثالثۃ عن طبعۃ دار الکتب المصریۃ۔
9	ابن کثیر، الدمشقی، القرشی: البدایہ والنھایۃ، مترجم از مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعۃ الاولی، 1409ھ۔1989ء۔
10	ابن کثیر: البدایہ والنھایۃ، مکتبۃ المعارف، بیروت مکتبۃ النصر، ریاض، الطبعۃ الاولیٰ، 1966ء۔
11	مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری ، مترجم۔ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
12	ابن ہشام، عبدالملک، ابومحمد: السیرۃ النبویۃ، مطبعہ مصطفی البابی الحلبی واد لادہ بمصر۔
13	ابن ہشام: سیرت النبی ﷺ، مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب، محمودی، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

نمبر شمار	ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی کی دیگر تالیفات واصلاحی مضامین
1	صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نعتیہ کلام بطورِ ماخذ سیرتِ طیبہ (تالیف: ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی) اس تحقیقی مقالہ میں 83 سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام کو سیرتِ طیبہ کے ماخذ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، ان نعت خواں صحابہ کا مختصر تعارف، شعر و نعت کی شرعی حیثیت اور جاہلی و اسلامی ادوار کی شاعری کی خصوصیات و فرق بیان کیا گیا ہے۔(250 صفحات پر مشتمل ہے۔ نیا ایڈیشن- 540 صفحات) ناشر (اشاعت اول): ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد، ناشر (اشاعت دوم): جامع مسجد محمدی اہل حدیث، اگوکی سیالکوٹ)
2	صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی وفات ورحلت رسول ﷺ کے موقع پر کہی گئی نعتوں میں موجود نقوش سیرت
3	مداحِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت (46 صفحات)
4	صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنھُم کے نعتیہ کلام کی روشنی میں اخلاقیات اور شمائل وخصائل نبوی ﷺ (یہ کتابچہ زیر طبع ہے)
5	دعائیں اور علاج بذریعہ دم (قرآن وحدیث کی روشنی میں) — ترجمہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی تالیف: الشیخ سعید بن علی بن وھب القحطانی — ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد
	دینی وعلمی مقالات (زیر طبع) تالیف: ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی
7	بہترین مسلمان کون؟ (ناشر: اہل حدیث ٹرسٹ وزیر آباد، سولہ (16) صفحات پر مشتمل ہے)
8	محاسن قرآن کریم (ناشر: جامع مسجد محمدی اگوکی اہل حدیث، سیالکوٹ، سولہ (16) صفحات پر مشتمل ہے)
9	فضائل ومسائل رمضان (ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد، سولہ (16) صفحات پر مشتمل ہے)
11	کرامات اولیاء اللہ (ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد، سولہ (16) صفحات پر مشتمل ہے)
12	حج وعمرہ کا طریقہ — تالیف: الشیخ محمد بن صالح ترجمہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی — العثیمین ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد
13	اہل اسلام کو عام نصیحت (مترجم زیر طبع، تقریبا 6 صفحات پر مشتمل)
14	شان مصطفی ﷺ (ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد، سولہ (16) صفحات پر مشتمل ہے) تالیف: ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی